مجلس دعوۃ الحق پرنام بٹ کا تبلیغی و اصلاحی ترجمان

ماہنامہ

دعوۃ الحق

صفر المظفر ۱۴۴۵ھ مطابق ستمبر ۲۰۲۳ء

چھوٹے کی کامیابی کا راستہ

ہر چھوٹا اسی وقت کامیاب ہوگا جب بڑے کی مدد اس کے ساتھ ہوگی، پاور ہاؤس ہمارا بڑا ہے اس لحاظ سے کہ اس سے روشنی لے رہے ہیں، اگر اس کی مدد نہیں ہوگی تو ہمارا نہ پنکھا چل پائے گا نہ ہمارا کوئی کام ہو پائے گا، سارے کارخانے بند ہو جائیں گے، اور ایسے موقع پر خطرہ ہے کہ کہیں چوری وری نہ ہو جائے، جیب نہ کٹ جائے، دکان کا سامان نہ اُٹھ جائے، کیوں؟ پاور ہاؤس کی مدد ہے تو دیکھئے کتنا نور پھیلا ہوا ہے، آرام و راحت سے لوگ زندگی گذار رہے ہیں، ایسے ہی اللہ کی نصرت جب ہوتی ہے تو چین و راحت سے آدمی زندگی گذارتا ہے، ان کی مدد نہ ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا۔

شیخ المشائخ عارف باللہ المحدث السنہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی

طبیب الامت مرجع العلماء عارف باللہ حضرت اقدس شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم

ماہنامہ

دعوۃ الحق

صفر المظفر ۱۴۴۵ھ مطابق ستمبر ۲۰۲۳ء جلد نمبر ۲ شمارہ نمبر ۱۱

بانی و بفیضِ دُعا

شیخ الشیوخ عارف باللہ المحی للسنۃ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست

طبیب الامۃ مرجع العلماء عارف باللہ حضرت اقدس شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم

ناظم اعلیٰ مرکز مجلس دعوۃ الحق

مدیر اعلیٰ

حکیم وصی اللہ

ناظم مقامی مجلس دعوۃ الحق

مدیر مسئول

مولانا قاری محمد عارف رحیمی صاحب

ترتیب وتقدیم

علمائے مقامی مجلسِ دعوۃ الحق

طابع وناشر

طابع وناشر حکیم وصی اللہ نے

جے۔یم۔پراسس چینئی سے چھپوا کر دفترِ دعوۃ الحق پرنام بٹ سے شائع کیا

اندرون ملک

قیمت فی پرچہ..... ۱۰ روپے

سالانہ زرِتعاون..... ۱۰۰ روپے

ششماہی زرِتعاون..... ۵۵ روپے

منجانب

مقامی مجلس دعوۃ الحق، پرنام بٹ

خط وکتابت وترسیل کا پتہ

مقامی مجلس دعوۃ الحق، پرنام بٹ، ٹملناڈو۔(انڈیا)

DAWAT-UL-HAQ

#43 Mulla Street, Pernambut - 635 810.
(Vellore Dist. Tamil Nadu) INDIA
Email: mudeer@dawatulhaq.in
www.dawatulhaq.in

آئینہ

ہر نصیحت ہمارے لئے آئینہ ہے آیئے اپنی سدھار کی فکر کریں

شمار	عناوین	شخصیات	صفحہ
۱	ذکر وفکر	حضرت مولانا محمد رابع حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ	۳
۲	خزائن القرآن	مفتیٔ اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۷
۳	خزائن الحدیث	عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ	۱۱
۴	اشرف النصائح	حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ	۱۴
۵	معارفِ ابرار	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ	۱۷
۶	فیضانِ کلیم	طبیب الامۃ مرجع العلماء حضرت شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم	۲۰
۷	دردِ دل کی آہ وفغاں	مفتیٔ اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۲۲
۸	دُرویش کی پند ونصائح	حضرت مولانا شرف الدین یحییٰ منیری نور اللہ مرقدہٗ	۲۴
۹	سیرتِ خاصانِ حق	عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڈھی نور اللہ مرقدہٗ	۲۶
۱۰	دردِ محبت	عارف باللہ حضرت مولانا مشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۲۸
۱۱	مسائل واحکام	فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نور اللہ مرقدہ	۲۹
۱۲	انوارِ سنت	عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ	۳۰
۱۳	مہلکات	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ	۳۱
۱۴	اسلامی عقائد	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ	۳۲

نفس کی ہر وقت دیکھ بھال کرتا رہے، نفس کی چال بڑی باریک اور خفیہ ہوتی

دینی کتب ورسائل کا احترام ہر مسلمان کا فرض ہے

صفر المظفر ۱۴۴۵ھ

سخت حالات اور عمومی بے شعوری

حضرت مولانا محمد رابع حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

دنیا میں مسلمانوں کی تعداد قابل اطمینان حد تک ہونے کے باوجود ان کے ساتھ متعدد ممالک میں ایسا غیر انسانی برتاؤ کیا جارہا ہے جس کو سننا بھی تکلیف دہ ہے اور مسلمان اپنی معتد بہ تعداد کے باوجود اس غیر انسانی برتاؤ کے ازالہ کیلئے کچھ نہیں کر پارہے ہیں یا یہ کہنا چاہئے کہ کچھ زیادہ توجہ نہیں کر رہے ہیں، مسلمانوں کی طرف سے کچھ کرنے یا کر سکنے کیلئے تعداد طاقت اور سیاسی اثرات کے علاوہ اور بھی دیگر وسائل ہیں وہ ان کو صحیح طور پر اختیار نہیں کر رہے ہیں، دراصل کچھ کر سکنے کیلئے اقلیت واکثریت کے پیمانے کے علاوہ اخلاقی ودینی پیمانوں کی بڑی اہمیت ہے اور ہم مسلمان ایک عرصہ سے ان پیمانوں کو اختیار کرنے اور ان کو کام میں لانے سے سخت بے توجہی برتنے لگے ہیں یہی وجہ ہے کہ کسی زمانہ میں اقلیت میں ہونے کے باوجود کامیابیوں کی طرف بڑھتے تھے اور اب تعداد میں بہتر ہونے کے باوجود پیچھے ہٹتے اور گرتے جارہے ہیں۔

بوسنیا میں مسلمانوں پر جو ظلم ہورہا ہے اس کو دنیا دیکھ رہی ہے اسلام دشمن تو خیر کیا توجہ کریں گے، لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو جہاں جہاں مادی وسائل اور طاقت واثر استعمال کرنے کی صلاحیت حاصل ہے وہاں بھی اس مسئلہ کی

طرف خاص توجہ نہیں دی جارہی ہے، لاکھوں نہتے مسلمانوں کو طاقت کے ظالمانہ استعمال کے ذریعہ شہروں اور بستیوں سے بے دخل کیا جارہا ہے اور ہزاروں ہزار مسلمان ظالمانہ حملوں کے ذریعہ ختم کردئے گئے اور کئے جارہے ہیں، متحدہ اقوام نے اس علاقہ میں مسلمانوں کا اپنے وطن کی طرح رہنے اور اپنی مرضی سے حکومت کرنے کے حق کو تسلیم کررکھا ہے لیکن وہاں کے حوادث ومظالم کو تیزی اور فکرمندی سے نہیں روک رہا ہے کیونکہ حملہ آور عیسائی ہیں ان کے خلاف سخت کارروائی اس کے حلق سے نہیں اُترتی، متحدہ اقوام میں مسلمانوں کے ووٹوں کی تعداد ایک چوتھائی ہے، وہ غیر معمولی طور پر اثر انداز ہوسکتے ہیں اور توجہ کرنے پر مجبور کرسکتے ہیں پھر ان کے ملکوں کے پاس ایسے وسائل ہیں جن کی حاجت ساری دنیا کو ہوتی ہے اخلاقی اور سیاسی دباؤ ڈالنے کے بھی اچھے ذرائع ہیں لیکن پھر بھی ان سے فائدہ اُٹھانے کی طرف توجہ نہیں کی جارہی ہے صرف کچھ بیانات اور کسی حد تک مالی امداد پر اکتفاء کی جارہی ہے اس کی بڑی وجہ وہ اخلاقی اور دینی کمزوری ہے جو اس وقت دنیا کے مسلمانوں میں سرایت کرچکی ہے، خودغرضی، دنیا کی محبت، دنیوی کروفر اور دنیوی جاہ ومنزلت سے مرعوبیت عام طور پر پھیل چکی ہے، یورپ کی عظمت کا احساس دلوں میں گھر کئے ہوئے ہے بھائی سے زیادہ اس شخص سے تعلق ہے جس سے مادی منفعت، جاہ وعزت کا حصول ہو ایسے میں دشمن کے مقابلہ میں اگر تعداد زیادہ ہو تو بھی کامیابی اور اثر پذیری مشکل ہے چہ جائیکہ دشمن کے مقابلہ میں تعداد کم ہی ہو۔

مسلمانوں کی تاریخ میں تعداد کی اہمیت کبھی نہیں رہی اخلاقیات، دینی

غیرت اور معنوی طاقت کو اولیت رہی ہے اور ان کی فتح وشکست میں یہی عامل سب سے بڑا عامل رہا ہے اور جب جب یہ عامل کمزور ہوا ان کو کمزوری لاحق ہوئی اس کے نتیجہ میں مسلمانوں نے کئی جگہ عزت وحکومت دونوں کھودی، اسپین میں اندلس کی حکومت کا کھونا تعداد یا فوجی وسائل کی کمی کی وجہ سے نہیں پیش آیا وہاں آپس کے تفرقہ اور بھائی بھائی کی لڑائی چھوٹی چھوٹی ٹولیوں اور ریاستوں میں بٹ جانے پھر آپس کی ریشہ دوانیوں اور ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کرنے اور اس میں دشمنوں تک سے مدد لینے سے یہ واقعہ پیش آیا اور پھر مصیبت آنے پر طاقتور اور بااثر بھائیوں کی طرف سے بے توجہی اختیار کرنے پر مزید اثر ڈالا۔

اندلس کی شاندار تاریخ کے عہد کا ایک فقرہ اس سلسلے میں آبِ زر سے لکھنے کا ہے کہ جب ایک موقع پر اندلس کی مسلمان حکومت کو اپنے پڑوسی عیسائی دشمن کے مقابلے میں سخت دشواری ہوئی تو اس کو مراکش کی مسلمان حکومت سے مدد لینے کا خیال ہوا، مشیروں نے کہا کہ کہیں وہ مدد کرنے کے بعد خود قابض نہ ہوجائے اس پر مسلمان سربراہ حکومت نے یہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل جملہ کہا ''عیسائیوں کے زیر اقتدار آجانے سے ہمارے بچے ان کے سور چرانے پر مجبور ہوں اس سے کہیں بہتر ہے کہ مسلمانوں کے زیر اقتدار آجانے پر ہمارے بچے ان کے اونٹ چرائیں''، چنانچہ مراکش کے مسلمانوں سے مدد لی اور کامیابی ملی اور اندلس کی شاندار تاریخ جاری رہی لیکن پھر اس کے آخری حکمراں عبداللہ احمر پر ختم ہوئی جو اپنی برادر حکومتوں سے لڑتے رہے اور آخر میں اپنے حریف بھائی کے مقابلے کیلئے عیسائی حکمراں سے

مدد لی اور اس نے مدد کر کے خود عبداللہ الاحمر کو ملک سے دست بردار ہو جانے پر مجبور کیا اور اسی پر اندلس سے مسلمانوں کی ۷ رصدی کی حکومت ختم ہوئی اور عبداللہ الاحمر نے روتے ہوئے ملک کو چھوڑ دیا۔

اصل چیز غیرت وفکر ہے جس میں عزت وذلت کے پیمانوں کو صحیح طور پر سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے پھر آدمی اپنے ذاتی اور گروہی مفادات کو اپنی ملی، اخلاقی اور دینی آبرو کے بچانے کیلئے قربان کرسکتا ہے۔

اس وقت دنیا میں مسلمانوں کے حالات میں عجیب وغریب تضاد ہے مسلمانوں کے ملکوں کی ایک تعداد خوشحالی اور مالی صلاحیتوں سے بھرپور ہے، کچھ ملکوں میں آپسی کشمکش کا دور دورہ ہے اور بعض ملکوں میں بیرونی طاقتوں کی طرف سے کشت وخون کا بازار گرم ہے، بعض جگہ ضروریات زندگی سے محرومی اور فقر وفاقہ کے حالات حد سے گذر چکے ہیں اور اس کی تازہ مثال مشرقی افریقہ کا صومال نامی مسلمان علاقہ ہے اس میں لاکھوں افراد کے فقر وفاقہ سے مرنے کی صورت حال سامنے ہے وہاں یہ حالات دراصل ان کی آپسی لڑائی کی وجہ سے بھی ہیں کہیں خود اسلام کی حفاظت کیلئے سخت کشمکش اور جدوجہد بلکہ قربانیوں سے گذرنا پڑ رہا ہے اور اسلامی تشخص کیلئے شدید جدوجہد کرنا پڑ رہی ہے لیکن جو کمزوری ہر جگہ مشترک ہے وہ ذاتی اور گروہی خودغرضی، اتحاد واتفاق کے بارے میں کوتاہی گروہ بندیوں اور آپس کی کشمکش نے اپنی خاصی طاقتوں کا ضیاع ہے، اس کی وجہ سے دشمن کو کامیابی کی راہ ملتی ہے اور مقابلہ کی طاقت کمزور ہوتی ہے اور مظلوموں کی دادرسی نہیں ہو پاتی۔

صفر المظفر ۱۴۴۵ھ

ماہنامہ دعوۃ الحق
صفر المظفر ۱۴۴۵ھ ستمبر 2023ء

ادبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مفتیٔ اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۲۔ (سورۃ الحجرات)

ترجمہ: اے ایمان والو! بلند نہ کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر اور اس سے نہ بولو تڑخ کر جیسے تڑختے ہو ایک دوسرے پر کہیں اکارت نہ ہو جائیں تمہارے کام اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔

(آیت) ''لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ'' یہ دوسرا ادبِ مجلس نبوی کا بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آپ کی آواز سے زیادہ آواز بلند کرنا یا بلند آواز سے اس طرح گفتگو کرنا جیسے آپس میں ایک دوسرے سے بے محابا کیا کرتے ہیں ایک قسم کی بے ادبی گستاخی ہے، چنانچہ اس آیت کے نزول سے صحابہ کرام کا یہ حال ہو گیا کہ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم ہے کہ اب مرتے دم تک آپ سے اس طرح بولوں گا جیسے کوئی کسی سے سرگوشی کرتا ہو (در منثور عن البیہقی) اور حضرت عمرؓ اس قدر آہستہ بولنے لگے کہ بعض اوقات دوبارہ پوچھنا پڑتا تھا (کذا فی الصحاح) اور حضرت ثابت بن قیسؓ طبعی

طور پر بہت بلند آواز تھے، یہ آیت سن کر وہ بہت ڈرے اور روئے اور اپنی آواز کو گھٹایا۔ (بیان القران از درمنثور)

روضہ اقدس کے سامنے بھی بہت بلند آواز سے سلام وکلام کرنا ممنوع ہے۔

قاضی ابوبکر ابن عربی نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور ادب آپ کی وفات کے بعد ایسا ہی واجب ہے جیسا حیات میں تھا، اسی لئے بعض علماء نے فرمایا کہ آپ کی قبر شریف کے سامنے بھی زیادہ بلند آواز سے سلام وکلام کرنا ادب کے خلاف ہے، اسی طرح جس مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث پڑھیں یا بیان کی جارہی ہوں اس میں بھی شور وشغب کرنا بے ادبی ہے کیونکہ آپ کا کلام جس وقت آپ کی زبان مبارک سے ادا ہورہا ہو اس وقت سب کیلئے خاموش ہوکر اس کا سننا واجب وضروری ہے اسی طرح بعد وفات جس مجلس میں آپ کا کلام سنایا جاتا ہو وہاں شور وشغب کرنا بے ادبی ہے۔

مسئلہ: جس طرح تقدم علی النبی کی ممانعت میں علمائے دین بحیثیت وارث انبیاء ہونے کے داخل ہیں اسی طرح رفع صورت کا بھی یہی حکم ہے کہ اکابر علماء کی مجلس میں اتنی بلند آواز سے نہ بولے جس سے ان کی آواز دب جائے۔ (قرطبی)

(آیت) ''اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ'' لفظ ''اَنْ تَحْبَطَ'' مفعول ہے ''لَا تَرْفَعُوْا'' کا جس میں حکم کی علت بتلائی گئی ہے۔ بحذف

مصدر یعنی ''خَشْیتہ اَنْ تَحْبَطَ'' معنے آیت کے یہ ہوئے کہ اپنی آواز کو نبی کی آواز پر بلند نہ کرو بسبب اس خطرہ اور خوف کے کہ کہیں تمہارے اعمال ضائع ہوجائیں اور تمہیں خبر بھی نہ اس جگہ کلیات شرعیہ اور اصول مسلمہ کے اعتبار سے چند سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ حبط اعمال یعنی اعمال صالحہ کو ضائع کردینے والی چیز تو باتفاق اہل سنت والجماعت صرف کفر ہے۔ کسی ایک معصیت اور گناہ سے دوسرے اعمال صالحہ ضائع نہیں ہوتے اور یہاں خطاب مؤمنین اور صحابہ کرامؓ کو ہے اور لفظ ''یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا'' کے ہے جس سے اس فعل کا کفر نہ ہونا ثابت ہوتا ہے تو حبط اعمال کیسے ہوا۔ دوسرے یہ کہ جس طرح ایمان ایک فعل اختیاری ہے جب تک کوئی شخص اپنے اختیار سے ایمان نہ لائے مؤمن نہیں ہوتا اسی طرح کفر بھی امر اختیاری ہے جب تک کوئی شخص اپنے قصد سے کفر کو اختیار نہ کرے وہ کافر نہیں ہوسکتا اور یہاں آیت کے آخر میں یہ تصریح ہے کہ ''وَاَنْتُمْ لَاتَشْعُرُوْنَ'' یعنی تمہیں خبر نہ ہو تو حبط اعمال جو خالص کفر کی سزا ہے وہ کیسے جاری ہوئی۔

سیدی حضرت حکیم الامتؒ نے بیان القرآن میں اس کی توجیہ ایسی بیان فرمائی ہے جس سے یہ سب اشکالات وسوالات ختم ہوجاتے ہیں وہ یہ ہے کہ معنی آیت کے یہ ہیں کہ مسلمانو! تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سے اپنی آواز بلند کرنے اور بے محابا جہر کرنے سے بچو کیونکہ ایسا کرنے میں خطرہ ہے کہ تمہارے اعمال حبط اور ضائع ہوجائیں اور وہ خطرہ اس لئے ہے کہ رسول سے پیش قدمی یا ان کی آواز پر

اپنی آواز کو بلند کر کے غالب کرنا ایک ایسا امر ہے جس سے رسول کی شان میں گستاخی اور بے ادبی ہونے کا بھی احتمال ہے جو سبب ہے ایذائے رسول کا اگر چہ صحابہ کرامؓ سے یہ وہم بھی نہیں ہوسکتا کہ وہ بالقصد کوئی ایسا کام کریں جو آپ کی ایذاء کا سبب بنے لیکن بعض اعمال وافعال جیسے تقدم اور رفع صوت اگر چہ بقصد ایذاء نہ ہوں پھر بھی ان سے ایذاء کا احتمال ہے اسی لئے ان کو مطلقاً ممنوع اور معصیت قرار دیا ہے اور بعض معصیتوں کا خاصہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے کرنے والے سے توبہ اور اعمال صالحہ کی توفیق سلب ہوجاتی ہے اور وہ گناہوں میں منہمک ہوکر انجام کار کفر تک پہنچ جاتا ہے جو سبب ہے حبط اعمال کا، کسی اپنے دینی مقتداء استاد یا مرشد کی ایذاء رسانی ایسی ہی معصیت ہے جس سے سلب توفیق کا خطرہ ہوتا ہے، اس طرح یہ افعال یعنی تقدم علی النبی اور رفع الصوت ایس معصیت ٹھہریں کہ جن سے خطرہ ہے کہ توفیق سلب ہوجائے اور یہ خذلان آخر کار کفر تک پہنچادے جس سے تمام اعمال صالحہ ضائع ہوجاتے ہیں اور کرنے والے نے چونکہ قصداً ایذاء کا نہ کہا تھا اس لئے اس کو اس کی خبر بھی نہ ہوگی کہ اس ابتلاء کفر اور حبط اعمال کا اصل سبب کیا تھا۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اگر کسی صالح بزرگ کو کسی نے اپنا مرشد بنایا ہو اس کے ساتھ گستاخی و بے ادبی کا بھی یہی حال ہے کہ بعض اوقات وہ سلب توفیق اور خذلان کا سبب بن جاتی ہے جو انجام کار متاع ایمان کو بھی ضائع کر دیتی ہے نعوذ باللہ منہ۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
صفر المظفر ۱۴۴۵ھ ستمبر 2023ء

حیا ایمان کا ایک شعبہ

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ، وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهٗ۔

(مرقاۃ المفاتیح: ۹/۹۸۲)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”شرم وحیاء اختیار کرنے سے انسان کو بھلائی ہی ملتی ہے“۔

مذکورہ حدیث کے ذیل میں شارح مشکوٰۃ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مندرجہ ذیل نکات بیان فرمائے ہیں۔

۱۔ حیاء کی تعریف: علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”حیاء اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایک ایسی فطری صلاحیت ہے جو انسان کو ہر اس کام سے دور کرے جو قابل مذمت اور ناپسندیدہ ہو۔

۲۔ حقیقی اور عرفی حیاء میں فرق: علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض حضرات کو اس حدیث کے سمجھنے میں مشکل پیش آئی اور انہوں نے یہ کہا کہ حیاء کبھی کبھی اظہارِ حق اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں رُکاوٹ کا باعث ہوتی ہے کیونکہ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان شرما حضوری میں حق بات نہیں کہہ پاتا، اس بات کا جواب متعدد علماء نے دیا ہے جن میں سرفہرست حضرت شیخ ابوعمرو بن الصلاح ہیں، وہ فرماتے

ہیں کہ ''حیاء'' کبھی بھی حق بات کہنے میں رُکاوٹ نہیں بننی چاہئے اور یہ سوال حیاء کی حقیقت نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوا در اصل حیاء کے دو معنی ہیں:

۱) اصطلاحِ شرع میں حیاء کہتے ہیں، ''خُلُقٌ يَبْعَثُ عَلٰى تَرْكِ الْقَبِيْحِ وَيَمْنَعُ مِنَ التَّقْصِيْرِ فِيْ حَقِّ ذِي الْحَقِّ'' ایسی فطری صلاحیت جو برائی کو چھوڑنے اور اہل حق کو حق دینے میں کوتاہی سے روکے رکھے۔

اس کے برخلاف حیاء کا ایک معنی جو عرف میں بھی کبھی لے لیا جاتا ہے یہ ہے کہ کسی نیک کام کو آگے بڑھ کر کرنے کے بجائے پیچھے ہٹنا اور حق بات کہتے ہوئے کترانا جس کو گو کہ عرف میں ''حیاء'' سے تعبیر کیا جاتا ہے لیکن یہ ''حیاء'' نہیں بلکہ سراسر کم ہمتی ہے، اس کو ''حیا'' سے تعبیر کرنا اس کے مذکورہ شرعی مفہوم سے میل نہیں کھاتا۔

اِس لئے امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہ کرنا اور اپنے اس عمل کو ''حیاء'' سے تعبیر کرنا کج فہمی ہے، لہٰذا ہمیشہ حکمت اور مصلحت کو مدنظر رکھتے ہوئے حق کی بات پہنچا دینی چاہئے۔

اصل نام کے علاوہ کسی اور نام سے پکارنا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مذکورہ حدیث میں حضرت کبشہ رضی اللہ عنہ کو ابو عمیر کہہ کر پکارا، معلوم ہوا کہ کسی کو اس کے نام کے علاوہ کسی کنیت سے پکارنا، جس سے اس کا دل خوش ہو، جائز ومباح ہے۔

حیاء ایمان کا شعبہ کیوں ہے؟: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے ''اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ'' حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ اس حدیث میں حیاء کو ایمان کا ایک شعبہ قرار دیا گیا ہے جس کی وجہ حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ یہ بیان فرماتے ہیں کہ حیاء کبھی تو کسبی ہوتی ہے جیسے دیگر اعمالِ صالحہ جنہیں بروئے کار لانے کیلئے عملی

اقدام کرنا پڑتا ہے اور کبھی محض فطری ہوتی ہے جس میں کسب کا مکمل دخل نہیں ہوتا ہر دو صورتوں میں اسے شرعی ضابطے اور مفہوم پر پورا اتارنے کیلئے ضروری ہے کہ اسے حاصل کیا جائے، دل سے نیت درست کی جائے اور اس کا صحیح علم بھی ہو چونکہ ان چیزوں کا تعلق قلب سے ہے اس لئے اسے ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔

علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حیاء کو ایمان کا شعبہ قرار دینا اس حدیث کی طرف اشارہ ہے کہ ''اَلْاِسْتِحْیَاءُ مِنَ اللّٰہِ اَنْ یُّحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَاوَعٰی وَالْبَطْنَ وَمَاحَوٰی... الخ'' کہ اللہ تعالیٰ سے حیاء کا تقاضہ یہ ہے کہ سر اور اس سے متصل دیگر اعضاء مثلاً کان، ناک، آنکھ اور دماغ وغیرہ کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچایا جائے، نیز پیٹ اور اس میں جو کچھ بھی ہو اس کو حرام سے بچایا جائے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث سے مستنبط مذکورہ شرح بہت ہی عمدہ اور مستحسن ہے کیونکہ اس سے مذکورہ اشکال (کہ حیاء کبھی کبھی حق گوئی و نیک اعمال کی بجا آوری میں رکاوٹ ہوتی ہے) بھی رفع ہو جاتا ہے، کیونکہ اس حدیث سے حیاء کی دو صورتیں سامنے آتی ہیں:

۱) اللہ تعالیٰ سے حیاء کرنا۔ ۲) مخلوق سے حیاء کرنا۔

اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے حیاء کرے ''ھُوَ خَیْرٌ کُلُّہٗ'' تو وہ سراسر خیر کا منبع و سرچشمہ ہے کیونکہ پھر وہ گناہ کا ارتکاب نہیں کرے گا جس سے اس کا ایمان پختہ ہوتا چلا جائے گا اور جہاں تک مخلوق سے حیاء کی بات ہے تو جو شخص اللہ تعالیٰ سے حیاء کرے گا، ان شاء اللہ اس کا مخلوق سے حیاء کرنا بھی حیاء کے حقیقی و شرعی مفہوم پر پورا اُترے گا، لیکن واضح رہے کہ خالق کی نافرمانی کر کے مخلوق کی اطاعت کرنے پر شرعی حیاء کا اطلاق نہیں ہوتا۔

مجالسِ حکیم الامتؒ

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ کے اصلاحی ملفوظات جو روحانی زندگی میں عجیب انقلاب پیدا کرتے ہیں

ایک صاحب کی غلطی پر مؤاخذہ کرتے ہوئے فرمایا کہ انسانیت تو دنیا میں سے رخصت ہی ہوتی چلی جاتی ہے محض لفظوں کا پڑھنا اور تسبیح کا ہاتھ میں لینا یہی دو کام جانتے ہیں معلوم نہیں کیا یہ جانوروں میں رہے ہیں آدمیت انسانیت قریب قریب مفقود ہی ہوگئی، میں نے کونسی ایسی باریک بات کا سوال کیا تھا جس کا جواب نہیں دے سکے اچھی خاصی سیدھی سادی بات کو اینچ پینچ کر کے خود بھی پریشان ہوئے اور مجھ کو بھی بیٹھے بٹھلائے اذیت پہنچائی یہی وجہ لوگوں کی محرومی کی ہے کیونکہ نفع موقوف ہے بشاشت اور انشراح قلب پر اور جب آتے ہی ستانا شروع کر دیا اذیت پہنچائی تو پھر کیا خاک نفع ہوا اگر سو برس بھی صحبت میں رہے تب بھی اس صورت میں خاک نفع نہ ہوگا بلکہ اگر پہلے سے بھی کچھ نفع ہوا ہو وہ بھی اس وقت سلب ہو جاتا ہے مگر اس کا ذرا اہتمام نہیں پس جو آتا ہے اور جس کو دیکھو ایک ہی مشین کے نکلے ہوئے آتے ہیں خدا معلوم بدفہمی کی تعلیم کا کوئی خاص اسکول ہے جہاں تعلیم پا کر آتے ہیں یا سارے بدفہم میرے ہی حصہ میں آگئے ہیں میں تو اکثر کہا کرتا ہوں کہ یا تو فہم کا قحط

ہے یا مجھ کو فہم کا ہیضہ تو اس حالت میں بھی قحط زدہ اور ہیضہ زدہ میں مناسبت نہیں ہوسکتی اب بتلائے جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ یہ کون ہے کہاں سے آیا ہے کس غرض سے آیا ہے اس وقت تک میں کیا خدمت کروں کہ آنے والے مختلف اغراض لے کر آتے ہیں میں اپنی طرف سے ایک شق کو کیسے متعین کرسکتا ہوں اور یہ بھی معلوم ہونا ضروری ہے کہ اس شخص کی کس درجہ کی تعلیم ہے خورد ونوش کا کیا انتظام ہے یہاں پر کتنا قیام ہوگا اور یہ سب میں اس لئے معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ہر بات کی رعایت کرتے ہوئے مشورہ اور تعلیم دے سکوں۔ مگر اس میں بھی گڑبڑ کرتے ہیں اینچ پینچ سے کام لیتے ہیں ایسا برتاؤ کرتے ہیں کہ جیسے صاحب غرض کے ساتھ کوئی کیا کرتا ہے نیز آنے والوں میں بعض اہل علم ہوتے ہیں ان کی رعایت سے علمی مضمون بیان کردیتا ہوں مگر یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جبکہ معلوم ہو، میں اپنا ادب نہیں چاہتا تعظیم نہیں چاہتا مگر اتنا تو میرا حق ضرور ہے کہ آکر مجھے ستائیں نہیں میرا مقصود ہر بات سے یہ ہوتا کہ میں نفع پہنچاؤں اور نفع موقوف ہے مناسبت پر اور مناسبت عادۃً موقوف ہے پورے تعارف اور علم حالات پر تو نفع کی اولین شرط خاص تعارف ہوا مگر آج کل پیروں کو بت سمجھ رکھا ہے کہ بُت کی طرح بے حس ہوتے ہیں جیسے بُت پر اگر کوئی چڑھاوا چڑھائے تب کچھ نہیں بولتا اور اگر اس کے جوتے لگائیں تب کچھ نہیں بولتا بس بے حس ہوکر تسبیح ہاتھ میں لئے گردن جھکائے آنکھیں بند کئے بیٹھا رہے تب وہ پیر ہے سو یہاں یہ باتیں کہاں، یہاں تو گھن کی چوٹ پڑتی ہے تب ٹیڑھا پن نکلتا ہے میں تو کہا کرتا ہوں کہ اور شیخ ہیں میں میخ ہوں اور جگہ برکت ہے، میرے یہاں حرکت، اور جگہ دلجوئی ہوتی

ہے، میرے یہاں دلشوئی ہوتی ہے میرا یہ طرزِ اصلاح کسی کو ناپسند ہے تو وہ نہ آئے میرے پاس بلانے کون جاتا ہے اور اس کے متعلق اکثر یہ پڑھا کرتا ہوں ؎

ہاں وہ نہیں وفا پرست جاؤ وہ بیوفا سہی جس کو ہو جان و دل عزیز اسکی گلی میں جائے کیوں

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ انگریزی خواں تو پہلے ہی سے آزاد اور بے فکر ہیں مگر اب عربی خواں بھی اسی نئے طرز کا شکار ہو گئے ہیں بس اب تو عربی خواں ہوں یا انگریزی خواں عوام ہوں یا خواص سب ایک ہی حالت پر اور ایک راستہ پر چلے جا رہے ہیں ان سب کی ان موذی حرکات کا منشا بے فکری ہے اگر فکر اور غور سے کام لیں تو کبھی ایک سے دوسرے کو اذیت یا تکلیف نہیں پہنچ سکتی مگر فکر اور غور کی ان کو ضرورت ہی کیا اس کی ضرورت تو جب ہو جب دین اور آخرت کی فکر ہو عام طور سے ایسی آزادی اور حریت کا سبق پڑھا ہے کہ خدا تعالیٰ سے اور ان کے احکام سے بھی آزاد ہو گئے جس غلامی سے نکلنے کیلئے یہ سبق یاد کیا تھا اس کی زنجیروں سے پھر بھی نجات نہ ملی اگر خدا کے غلام ہوتے ان شاء اللہ پھر سب سے آزاد ہوتے مگر ان سے تو تعلق پہلے منقطع کر لیا اب پریشان پھرا کریں یہ ان تحریکات کی بدولت الحاد اور نیچریت کا بڑا بُرا زہریلا اثر پھیل گیا اور زیادہ تر یہ اثر اہلِ علم کی شرکت سے ہوا۔ ان لیڈروں کی تو کوئی سننے والا تھا نہیں عوام مسلمان بیچارے ان علماء ہی کی وجہ سے پھنسے مذہبی جذبہ تو ایسی چیز ہے کہ آدمی جان تک دے دیتا ہے اور قطعاً پروا نہیں کرتا موپلوں کو دیکھ لیجئے ان لیڈروں کی بدولت ان کا کیا حشر ہوا عربی النسل قوم تھی تقریروں سے ان میں اشتعال پیدا ہو گیا کچلے گئے بیچارے مدتوں تک بھی نہیں سنبھل سکے۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
صفر المظفر ۱۴۴۵ھ ستمبر 2023ء

اِرشاداتِ محی السنہؒ

مرتب: عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

شیخ المشائخ محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ کے روح پرور انقلابی اور معرفت سے بھرپور مجالس پیشِ خدمت ہیں۔

ارشاد فرمایا کہ آج قرآن پاک کی عظمت میں بہت کمی ہے۔ ایک جگہ میرا جانا ہوا۔ (وہاں قرآن شریف ایسے ہی رکھے ہوئے تھے) معلوم ہوا کہ جزدان نہیں، بچے الماریوں میں کپڑا نہیں بچھاتے۔ اپنے کپڑے رکھیں گے تو کاغذ بچھا دیں گے، لیکن قرآن شریف کو یوں الماری میں رکھ دیا۔ کیا ہو گیا ہے۔ جہاں گرد و غبار کا امکان نہ ہو تو خیر وہاں کا معاملہ اور ہے لیکن جہاں گرد و غبار ہوتا ہے وہاں بھی یوں ہی رکھ دیا جاتا ہے۔ جن کی عمریں چالیس سال کی ہیں انہوں نے دیکھا ہوگا اپنے بچپن میں کہ قرآن پاک بغیر جزدان کے نہیں نظر آتا تھا۔ اب دیکھو جہاں چاہا وہیں رکھ دیا، جس طرح چاہا رکھ دیا۔ بالخصوص اکثر مساجد و مدارس میں بھی اس سلسلہ میں لاپرواہی ہے، پڑھا اور یوں ہی اُٹھا کر رکھ دیا۔ ایک دفعہ میں نے ایک جگہ قرآن پاک کی الماری کھولی تو قرآن پاک رکھے ہوئے نہ تھے بلکہ اُلٹے سیدھے نعوذ باللہ جسے کہتے ہیں پڑے ہوئے تھے۔۔۔ یہ معاملہ قرآن پاک کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ بڑی کوتاہی کی بات اور عظمت کی کمی ہے۔

صفر المظفر ۱۴۴۵ھ

ارشاد فرمایا کہ ایک وزیر کے لڑکے کا سورۂ بقرہ ختم ہوا اس نے استاد کی خدمت میں ڈھائی سو اشرفیاں ہدیہ پیش کیں۔ استاد نے کہا کہ یہ تو بہت زیادہ ہے۔ میں نے ابھی کیا ہی کیا ہے جو اتنے بڑے انعام کا مستحق ہوں، وزیر نے ہدیہ تو دے دیا اور کہا کہ مجھ سے تنہائی میں ملنا۔ جب خلوت میں ملاقات ہوئی تو کہا اب میرے لڑکے کو پڑھانے مت آنا۔ کیونکہ تمہارے قلب میں سورۂ بقرہ کی عظمت ڈھائی سو اشرفیاں سے بھی کم ہے۔ اور میرے اس ہدیہ کو سورۂ بقرہ سے زیادہ وقیع سمجھا۔ جب آپ کا یہ حال ہے تو ہمارے لڑکے کے قلب میں قرآن پاک کی عظمت کیسے پیدا ہوگی؟ کیا حال تھا اس زمانے کے اُمراء کا؟۔

ارشاد فرمایا کہ بعض لوگ قرآن مجید پر چشمہ یا قلم یا ٹوپی رکھ دیتے ہیں۔ ایسا کرنا کسی دینی کتاب پر بے ادبی ہے۔ چہ جائیکہ قرآن پاک جو رب العالمین کا کلام ہے۔ اسی طرح قرآن پاک پر حدیث شریف کی کتاب نہ رکھے اور کتب فقہ کو حدیث پاک پر نہ رکھے اور تصوف کی کتابوں کو کتب فقہ پر نہ رکھے

اے خدا جوئیم توفیق ادب بے ادب محروم ماند از فضل رب

ارشاد فرمایا کہ مساجد و مدارس میں قرآن پاک کا معائنہ کیا جاوے، حدیث و فقہ اور فنون کی کتابیں نہایت عمدہ جلد میں الماریوں میں سجاتے ہیں اور قرآن پاک کے ساتھ کیا معاملہ ہے کہ بوسیدہ قرآن پاک کی جلد بندی بھی نہیں کراتے اور بدوں غلاف بے قاعدہ رکھتے ہیں اور بعض جگہ دیکھا گیا ہے کہ بوسیدہ اوراق کے ساتھ قرآن پاک کو اوپر نیچے نہایت بے ترتیبی سے الماریوں میں بھر دیا گیا جس کو دیکھ کر دل

کانپ گیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے کلام کی عظمت کے خلاف ہے۔ نہایت افسوس کا مقام ہے اور جزدان (غلاف) کو کبھی کبھی دھونا چاہئے اور اس کے دھوئے ہوئے پانی کو دیواروں پر چھڑک دیں یا کیاری میں ڈال دیں کہ یہ پیاری چیز ہے شاہی کلام کے لباس کا پانی ہے۔

ارشاد فرمایا کہ قرآن پاک کے بارے میں ایک اور حق بیان کرتا ہوں وہ ہے عظمت، اس کی کمی ہے۔ آنکھ میں تکلیف ہوجائے تو ماہر ڈاکٹر کو دکھلاؤ گے، قلب میں تکلیف ہو تو یہاں نہیں دکھلاؤ گے بلکہ لکھنؤ جاؤ گے اور جب قرآن پاک کی تعلیم کا نمبر آتا ہے تو اس کیلئے پڑھانے والا سستا ہونا چاہئے، یہاں پر ماہر کی قید نہیں ہے اس کی فکر نہیں ہے۔ معلوم ہوا کہ جیسی عظمت ہونا چاہئے ویسی نہیں ہے، گھڑی کی عظمت ہے، گھڑی کی قیمت ہے کہ ہر گھڑی ساز کو نہیں دکھلائیں گے، مکہ مکرمہ کی لائی ہوئی گھڑی ہو گھڑی ساز کو نہیں دکھلائیں گے، اس کیلئے اعلیٰ درجہ کا گھڑی ساز ہو اور جب قرآن پاک کا نمبر آتا ہے تو سستا ہونا چاہئے، سستا روئے بار بار مہنگا روئے ایک بار۔

ارشاد فرمایا کہ اگر طلبہ کسی جلسہ میں قرآن مجید غلط پڑھیں تو ان کو اسی وقت ٹوک دینا چاہئے محض مدرسہ کی سب کی یا بچوں کی توہین کے خوف سے احکم الحاکمین کا کلام غلط پڑھنے پر خاموش رہنا کیسے جائز ہوگا۔

ارشاد فرمایا کہ جوتے پر پالش کی، چہرے پر مالش کی، مکان پر پلستر کی ضرورت ہے۔ ہر جگہ جمال مطلوب ہے، مگر قرآن پاک کے جمال اور صحت سے پڑھنے کی فکر نہیں۔

ملفوظاتِ طبیب الامت

مرتب: حضرت مولانا مفتی خواجہ معصوم ثاقب صاحب مدظلہ

طبیب الامۃ مرجع العلماء حضرت حکیم شاہ کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم کی صحبت کیمیاء اثر کے چند نقوش جو قارئین دعوۃ الحق کے پیش خدمت ہیں

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم امّابعد!

مختلف حالات ہوتے ہیں۔ایک حالت ہوتی ہے ابتدائی، ایک ہوتی ہے درمیانی، ایک آخری۔ یہ تینوں حالات لازم ہیں۔ گویا کہ طبعی چیزیں ہیں۔ اسے کہتے ہیں مبتدی، پھر متوسط، پھر منتہی، اسی طرح دین میں بھی کیٹگری بنائی گئی ہے، اللہ تعالیٰ نے تقسیم کیا ہے۔ایک بچہ چھوٹا ہے، ناواقف ہے، اس کے حرکات کو لوگ پسند کرتے ہیں، بظاہر تو شرارت کرتا ہے لیکن پسند آتے ہیں۔اور جوانی کے بعد پھر انہی حرکتوں پر تنبیہ کی جاتی ہے کہ کیا حرکت ہے؟ اور بڑھاپے میں وہ پچھتاتا ہے کہ میں نے وقت کیوں ضائع کیا؟ یہ مؤمن کی شان ہے۔

آج اُمت پر عذاب آرہا ہے اس کی یہی وجہ ہے علم نہیں ہمارے پاس، نہ صحبت ہے، بس وہی دو جملے تعمیر وتخریب۔تعمیر تو جانتے نہیں تخریب میں لگے ہوئے ہیں۔مسلمان ہیں؟ اللہ کے غضب کو دعوت دے رہے ہیں۔شریعت پامال ہورہی

ہے۔کوئی ٹوکنے والا نہیں۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایسی شدت تو دین میں نہیں ہے۔ حالانکہ اصلاح فرض ہے منکر پر نکیر کرنا ضروریات دین میں سے ہے۔لیکن پہلے سیکھ لو نکیر کیسے کروگے؟ سیکھنا ضروری ہے۔جیسے کوئی شخص آپریشن کراتا ہے تو ڈاکٹر کے پاس جائے گا، کسی اناڑی کے پاس جائے گا، تو ہلاک ہوجائے گا۔وہ جانتا ہے کہ ہم کو کہاں جانا ہے اور دوسرے ماہرین سے مشورہ بھی کرتا ہے، تحقیق کرتا ہے، ڈاکٹر کو سرجری کا فن ہے، جراحی آپریشن ہے ماہر کو معلوم ہے کہ کہاں چاقو چلا جائے گا ایسے ہی شریعت کے اندر یہ علمائے کرام، یہ صلحائے اُمت ماہر شریعت ہیں۔ان کی قدر کرو! ان سے پوچھو جا کر ہم تو دین کا کام کرنا چاہتے ہیں۔واقف ہیں نہیں کیسے کام کریں؟ کس طرح اصلاح کریں؟ فرائض میں سے ہے، پہلے معلوم کرو کہ کسی معاملے میں حکم ربی کیا ہے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟ اب اس کے بعد پھر آگے بڑھو تو ثواب ملے گا۔بیان بازی اور لفاظی سے فائدہ نہیں ہوتا، اپنے بڑوں سے بات کرنے کا ڈھنگ سیکھنا پڑتا ہے۔تب جا کر دھیرے دھیرے اس کے اندر یہ خوبی اور تاثیر پیدا ہوجاتی ہے۔شرط ہے اخلاص: اخلاص کہتے ہیں بندہ استحضار رکھے کہ میں صرف رضائے الٰہی کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتا ہوں، جو میرے خالق و مالک ہیں، انہی کی خوشنودی کیلئے ہر کام کرتا ہوں، کسی دوسرے غرض کے لئے نہیں۔وہی محسن حقیقی ہیں۔

صفر المظفر ۱۴۴۵ھ

ماہنامہ دعوۃ الحق
صفر المظفر ۱۴۴۵ھ ستمبر 2023ء

روحِ تصوف

مفتیٔ اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سفیان ثورت رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

آپ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص اپنے عیال کیلئے کسب کرتا ہے اور اگر وہ جماعت نماز کا اہتمام کرے تو معاش کی ضرورت فوت ہوجاتی ہے اس کو کیا کرنا چاہئے۔ فرمایا کہ بقدرِ ضرورت معاش حاصل کرے۔ اگر جماعت فوت ہوجائے تو تنہا نماز ادا کرے۔

فائدہ: مراد واقعی مجبوری ہے نہ کہ نفس کی تراشی ہوئی۔

آپ فرماتے تھے کہ اگر کسی بدعت وگمراہی کی بات سنو تو اپنے اصحاب سے اُس کو نقل نہ کرو اور اُس کو اُن کے دلوں میں نہ ڈالو (کہیں ایسا نہ ہو کہ اُن کے قلوب میں اس سے کوئی شبہ پیدا ہوجائے)۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

ارشاد فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ مخلوق مجھ سے علم دین حاصل کرے مگر ایک حرف کی نسبت میری طرف نہ کرے (کیونکہ نسبت کی وجہ سے انسان طرح طرح کی ظاہری وباطنی آفتوں کا مرکز بن جاتا ہے)۔

فرمایا کہ عالم کیلئے کوئی ایسا ورد (وظیفہ) بھی ہونا چاہئے جو خالص اُس کے اور حق تعالیٰ کے درمیان ہو۔ مخلوق کا اُس سے تعلق نہ ہو مطلب یہ ہے کہ افادہ علم اگر عبادت ہے مگر بواسطہ مخلوق تو عالم کو چاہئے کہ کوئی نفلی عبادت بلاواسطہ بھی اختیار کرے۔ کیونکہ ہر قسم کی عبادت کے خواص وانوار جُدا ہیں اس کو کسی قسم سے محروم نہ ہونا چاہئے۔

ارشاد فرمایا کہ لوگوں کے ساتھ بے تکلفی (اور ہنسی دل لگی) اس کا سبب ہے کہ بُرے دوست جمع ہوجائیں اور ان سے بالکلیہ انقباض وانقطاع اُن کی عداوت کا سبب ہے اس لئے انسان کو چاہئے بہت بے تکلفی اور بالکل انقطاع کے درمیان کی حالت اختیار کرے۔

فرمایا کہ جس شخص کو غصہ دلایا جائے (یعنی اس کے ساتھ ایسا معاملہ کیا جائے جو عادتاً ناراضی کا سبب ہوتا ہے) پھر وہ غصہ نہ ہوتو وہ گدھا ہے (کیونکہ یہ علامت بے غیرتی اور بے حسی ہے) اور جس شخص کو راضی کیا جائے (یعنی عذر معذرت کرکے راضی کرنے کی کوشش کی جائے) اور وہ راضی نہ ہوتو وہ شیطان ہے۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

ارشاد فرمایا کہ علم کثرت روایت کا نام بلکہ (حقیقی) علم ایک نور ہے جو حق تعالیٰ انسان کے قلب میں ڈال دیتا ہے۔

فرماتے تھے کہ عالم کیلئے مناسب نہیں ہے کہ ایسے لوگوں کے سامنے علم ونصیحت کی بات کہے جو اس کی بات نہ مانیں کیونکہ یہ اس کی ذلت اور علم کی اہانت ہے۔ (حضرت مصنف فرماتے ہیں کہ ضروریات کی تبلیغ اس سے مستثنیٰ ہے کہ وہ بہرحال ضروری ہے کوئی سنے یا نہ سنے اور مانے یا نہ مانے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ تبلیغ کفار کے معاملہ میں معروف ومشہور ہے)۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

امام صاحب سے سوال کیا گیا کہ حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ میں سے کون افضل ہیں۔ فرمایا کہ بخدا ہم تو ان لوگوں کا نام لینے کے بھی قابل نہیں ان میں تفاضل تو ہم کیا کرسکتے ہیں۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
صفر المظفر ۱۴۴۵ھ ستمبر 2023ء

نماز معراج المؤمنین

حضرت مولانا شرف الدین یحییٰ منیری نور اللہ مرقدہٗ

سنو عزیزم! یوں تو مرید کا طریقہ یہ رکھا گیا ہے کہ بس عمل میں دل کا تصفیہ نفس کا تزکیہ زیادہ دیکھے اور حضورِ قلب زیادہ پائے اس کو کرتا رہے۔ اور نماز نفل ہو، یا تلاوتِ قرآن شریف ہو یا ذکر و فکر ہو، جو ہو، یہ اختیار اس کو کس وقت ہے جب پیر حاضر نہ ہو۔ اور اگر پیر موجود ہے تو خود سے کسی وظیفہ کو اختیار کرنے کا حق مرید کو حاصل نہیں۔

سنو برادر! منجملہ اور، اور اعمال و عبادات کے نماز کی بات ہی کچھ اور ہے۔ اس میں اسرار در اسرار معاملات در معاملات ہیں۔ وہ بھی کیسے کیسے جن کا بیان کرنا ناممکن، بزرگوں نے کہا ہے ''مَنْ لَّمْ یَذُقْ لَمْ یَعْرِفْ'' جس نے اس مزے کو چکھا نہیں، جانا نہیں روح الارواح جو ایک پر مغز اور پر لطف کتاب ہے، اس میں درج ہے کہ پانچ وقت کی نماز شبِ معراج کی یادگار ہیں۔

حضرت مہترِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس عالمِ طہارت سے یہ تحفہ لائے ہیں جس عالم کا نام قاب قوسین۔ دیکھو کیا مزے دار بات اس سے نکلتی ہے یعنی تمہاری عزت و قدر کا قد و قامت بہت چھوٹا اور کوتاہ۔ اتنا بلند رُتبہ کہاں سے لا سکتے ہو کہ تمہیں معراج جسمانی نصیب ہو۔ اور یہ حشمت و دبدبہ بھی تم نہیں رکھتے کہ براق برق حرم تمہارے دروازے پر سیرِ ملکوت کیلئے بھیجا جائے۔ تو اب کیا صورت اس کی تھی کہ یہ اُمت

مرحومہ اس دولتِ عظمیٰ سے مالا مال ہو سکتے۔ لطفیل حضرت رحمۃ للعالمین نماز معراج المؤمنین سنادی گئی۔ دیکھو، تمہیں معراج کس طرح نصیب ہوتی ہے۔ پہلے تم نے طہارت کی، پاک وصاف کپڑا پہنا۔ اس کے بعد خراماں مسجد آسمان رفعت میں داخل ہوئے وہاں اول اول مؤمنانِ ملک صفت کے ساتھ بندگانہ عاجزانہ کھڑے ہو گئے۔ پھر اس وقت تک واپس نہ ہوئے جب تک اچھی طرح خلوت راز میں نشست کی نہ ٹھہری۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔ اس کے علاوہ ان باتوں کو غور کرو۔

حضرت رب العزت جل وعلا نے اپنے لطف وکرم سے ہر نماز میں کل ارکانِ شرع جمع کر دیئے ہیں یعنی روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد۔ ان کے اشارات کو بھی سنو۔ نماز میں جو شخص کھڑا ہوا اُس نے روزہ بھی رکھا۔ اور روزہ پر کچھ اضافہ بھی کیا۔ جس طرح روزہ میں آدمی نہیں کھاتا پیتا ہے، نماز میں بھی نہیں کھاتا پیتا، مگر روزے میں سونے کی اجازت ہے۔ چلنے پھرنے کی اجازت ہے، اور دوسرا دوسرا کام کرنے کی اجازت ہے۔ نماز میں جو روزہ ہے اس میں ان باتوں کی اجازت نہیں۔ اس لئے یہ روزہ، روزۂ رمضان سے اور بڑھا چڑھا ہوا ہے۔ زکوٰۃ کا قاعدہ یہ ہے کہ جب دوسو درم یعنی چالیس روپیہ یا اتنے کا سونا چاندی موجود ہو تو پانچ درم سال بھر کے بعد کسی درویش کو دے دیا کریں تا کہ اس حاجت مند کی حاجت پوری ہو۔

نمازی جس وقت ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ'' (اے اللہ! تو مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ اور میری نسل کو، اور سارے مسلمانوں کی بخشش فرما) پڑھتا ہے تو سب کے سب کو آسودہ کرتا ہے۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
صفر المظفر ۱۴۴۵ھ ستمبر 2023ء

اخلاقِ سلف

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاپگڈھی نور اللہ مرقدہٗ

سلف صالحین کے اخلاق میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ کے احکام سے پوری طرح واقف ہوتے اور اس کی قضا پر راضی رہتے اور اللہ کے مقصود کو اپنی مرادوں پر مقدم رکھتے۔ داؤد علیہ السلام کے صاحبزادے کا انتقال ہوا تو آپ نے اس پر بہت غم کیا۔ لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کے نزدیک اس بچہ کی قدر و قیمت کہاں تک تھی۔ آپ نے فرمایا، اگر میں زمین بھر کر سونا اللہ کی راہ میں صدقہ کروں تو اس کے برابر ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی، تجھے اتنا ہی اجر ملے گا۔

بکر مزنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، والد کا مرنا نئی بادشاہت کا پیدا ہونا ہے اور بھائی کا مرنا بازو کا ٹوٹنا ہے اور بیٹے کا مرنا دل میں ایسا رخنہ ہے جو بند نہیں ہوسکتا۔ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جسے کوئی مصیبت پہنچے تو اسے پہلے دن وہی کام کرنا چاہئے جو پانچویں دن کرے گا۔ یعنی ہنسنا، کھانا پینا وغیرہ۔ حدیث شریف میں آیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ''مِنْ سَعَادَةِ الْعَبْدِ بِقَضَاءِ اللهِ تَعَالٰی'' یعنی بندے کی سعادت یہ ہے کہ اللہ کی قضاء پر راضی ہو۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اگر زبان کو آگ جلاوے تو میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ ایک چیز جو واقع ہوگئی ہو اس کو کہوں کہ ایسا کیوں ہوا۔ ایک دفعہ محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں میں سخت پھنسی نکلی، تو ان کے ایک دوست

نے کہا، بخدا مجھے یہ حال دیکھ کر تم پر رحم آتا ہے۔ محمد بن واسع نے جواب دیا، اگر تو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو میرے ساتھ اللہ کا شکر ادا کر کہ یہ پھنسی میری زبان یا آنکھ میں، پستان میں یا بغل کے نیچے یا شرمگاہ میں نہیں نکلی۔

بشر حارث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، میں نے اپنی سیاحت میں ایک مجذوم کو پایا جو اندھا اور دیوانہ بھی تھا، دھوپ میں پڑا تھا، جوئیں اسکا گوشت نوچ کر کھا رہی تھیں۔ میں نے اس کا سر اُٹھا کر گود میں رکھ لیا۔ جب اسے ہوش آیا تو کہنے لگا۔ یہ بیہودہ کون ہے جو میرے اور میرے پروردگار کے درمیان داخل ہوتا ہے۔ مجھے اللہ کے جلال اور عزت کی قسم اگر اللہ تعالیٰ میرا جوڑ جوڑ جدا کر دے تو بھی میری محبت اس کے ساتھ زیادہ ہی ہوتی جاوے گی۔

مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک اندھے مبروص جاماندہ دونوں طرفین مارے ہوئے کے پاس سے گذرے۔ اس کا گوشت جذام سے جھڑا ہوا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے قریب ہوئے تو اس کو یہ کہتے سنا ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّنِ ابْتَلَا بِهٖ كَثِیْرًا مِنْ خَلْقِهٖ'' یعنی شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھے ان آفتوں سے عافیت دی ہے جس میں بہت سے لوگوں کو مبتلا کیا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے کہا وہ کونسی آفت اور بلا ہے جس سے تجھے خدا نے بچا رکھا ہے وہ کہنے لگا اے حضور! اس نے مجھ سے جہالت کو روک رکھا ہے اور مجھے عرفان کا خلعت دیا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے کہا بے شک تو نے سچ کہا، اپنا ہاتھ بڑھا اُس نے بڑھا دیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ پکڑا تو اس کی بیماری بالکل جاتی رہی۔ پس وہ خوبصورت جوان بن گیا۔ اور آپ کی رفعت تک آپ کے ساتھ رہ کر عبادت الٰہی میں مصروف رہا۔ والحمد للہ رب العٰلمین

تری ثناء کا تحمل نہیں ہے لفظوں میں

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی رحمۃ اللہ علیہ

میں آبِ زر سے لکھوں ، مشک و زعفران سے لکھوں
تری ثناء میرے آقا ، میں کس زبان سے لکھوں

سما سکے مری تعبیر میں ، ترے اوصاف
کہاں سے لاؤں وہ تعبیر ، کس بیان سے لکھوں

زباں بیان سے عاجز ، قلم بھی قاصر ہے
خطا ہے عقل و خرد کی ، اگر زبان سے لکھوں

میں تیرے خُلق کو ، قرآن سے تلاش کروں
ترے شیون کو میں ، تیرے ہی بیان سے لکھوں

جنید و شبلی و عطار ، گنگ و حیراں ہیں
ثنائے خواجہ لکھوں میں ، تو کس زبان سے لکھوں

تری ثناء کا تحمل نہیں ہے ، لفظوں میں
کہ تارے توڑ کے لاؤں ، تو آسمان سے لکھوں

مجال کیا ہے کہ عارفؔ ہو ترجمانِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے لکھوں

متفرق مسائل

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نور اللہ مرقدہ

سوال: کسی مسلمان قرض خواہ کو کسی قرضدار سے اپنا قرضہ وصول کرنا جائز ہے یا نہیں، خواہ وہ قرضدار مسلمان ہو یا غریب جبکہ اس کو معلوم ہو کہ یہ مال ناجائز طریقہ سے کمایا ہے، یا نامعلوم ہو ان دونوں صورتوں میں کیا حکم ہے؟

جواب: نامعلوم ہونے کی صورت میں اپنا قرض وصول کرنا درست ہے، اگر اس کا حرام ہونا معلوم ہو تو اس کا لینا غیر مسلم سے درست ہے اور مسلم سے مکروہ ہے۔

سوال: درزی کو جو کپڑا سلنے کیلئے دیتے ہیں اس کی اجرت تو پہلے طے ہو جاتی ہے، اور ناپ کے مطابق گاہک سے کپڑا لیا جاتا ہے، سلنے کے بعد اگر بچا ہوا کپڑا گاہک کو واپس کیا جائے تو اس کی تین صورتیں ہیں: (۱) گاہک بچا ہوا کپڑا لے کر خوش ہوتا ہے اور دُعائیں دیتا ہے، (۲) گاہک بچا ہوا کپڑا لے کر گالیاں دیتا ہے، اور کہتا ہے کہ میرے کپڑے کا ستیاناس کر دیا، میرا کپڑا چھوٹا کر دیا اگر کپڑا پورا لگا تو میرا کپڑا صحیح بنتا، (۳) گاہک کہتا ہے کہ اگر مجھے پہلے سے بتلا دیتے تو میں اتنا کپڑا کم لاتا یہ کپڑا بہت مہنگا ہے، اسے کون بھگتے گا، مندرجہ بالا صورتوں کے پیش نظر درزی کیا کرے؟ کیا بچے ہوئے کپڑے کو اپنے استعمال میں لاسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: درزی کو چاہئے کہ جب کپڑا ناپے تو جتنا خرچ ہوگا، ناپ کر اتنا ہی بتائے، نہ اتنا کم بتائے کہ سل کر چھوٹا رہ جائے، نہ اتنا زیادہ بتائے کہ باقی بچے اور واپسی کی نوبت آئے، تاہم اگر باقی بچے گا تو اس کو خود نہ رکھے، بلکہ واپس کر دے، اس پر اگر گاہک ناراض ہو کر سخت الفاظ کہے تو جواب نہ دے، خاموش رہے اور اس کو ذخیرۂ آخرت تصور کرے۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
صفر المظفر ۱۴۴۵ھ ستمبر 2023ء

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیارا طریقہ

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

کھانے چند کی سنتیں

۱۷) دونوں ہاتھ دھونا۔

۱۸) کُلّی کرنا۔

۱۹) اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یوں پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔

۲۰) جب کسی کی دعوت کھائے تو میزبان کو یہ دُعا دے:

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ۔

۲۱) سرکہ اِستعمال کرنا سنت ہے جس گھر میں سرکہ موجود ہے وہ گھر سالن کا محتاج نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔

۲۲) خالص گندم اگر کوئی اِستعمال کرتا ہے تو اُسے چاہئے کہ اس میں کچھ جَو بھی ملا لے، چاہے تھوڑی ہی مقدار میں ہو تا کہ سنت پر عمل کا ثواب حاصل ہو جائے۔

۲۳) گوشت کھانا سنت ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ دنیا اور آخرت میں کھانوں کا سردار گوشت ہے۔

۲۴) اپنے مسلمان بھائی کی دعوت قبول کرنا سنت ہے۔ البتہ اگر (غالب آمدنی) سود یا رشوت کی ہو یا وہ بدکاری میں مبتلا ہو تو اس کی دعوت قبول نہیں کرنی چاہئے۔

(پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری سنتیں)

گناہ اور اس کے نقصانات

شیخ الحدیث عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آج ہم لوگ زہر کھا رہے ہیں یعنی بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہیں مگر اس کا تریاق وعلاج یعنی توبہ وشریعت وسنت پر عمل کے لئے تیار نہیں ایسی صورت میں زہر کھانے والا کب تک صحت مند رہ سکتا ہے جس طرح زہر کے استعمال کرنے سے زندگی کے بجائے موت آجاتی ہے اسی طرح ان گناہوں میں سے ایک ایک گناہ یہ بھی جنت کی زندگی کے بجائے جہنم میں پہنچا دیتا ہے اگر اللہ تعالیٰ فضل نہ فرمائے۔

چند گناہ کبیرہ جن پر وعیدیں آئی ہیں۔ جو بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اور ایک گناہ بھی جہنم میں لے جانے کے لئے کافی ہے۔

(۲۲) کسی جاندار کی تصویر بنانا۔

قیامت میں بنائی ہوئی تصویر میں جان ڈالنے کو کہا جائے گا اور ایسا نہ کر سکنے پر عذاب دیا جائے گا اور جس گھر میں فوٹو جاندار کا ہو اس میں رحمت کے فرشتے بھی نہیں آتے۔

(۲۳) کسی کی زمین پر موروثی کا دعویٰ کرنا۔

کسی دوسرے کی زمین کے جتنے حصہ پر قبضہ کر لیا ہوگا ساتوں زمینوں کا اتنا حصہ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائیگا نہ اس سے نکل پائیگا نہ جنت میں جا پائیگا۔

گناہ کے نقصانات

(۸۹) گنہگار کو اللہ تعالیٰ سے ایک وحشت سی رہتی ہے۔

(۱) الایمان باللہ وصفاتہ

نظر فرمودہ شیخ الحدیث عارف باللہ حضرت اقدس مولانا الحاج الشاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اللہ اور اس کی صفات کے بارے میں عقیدے

عقیدہ کی تعریف: دین کی وہ اصولی اور ضروری باتیں جن کا جاننا اور دل سے ان پر یقین کرنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔

عقیدہ:۱ اللہ ایک ہے اور یکتا ہے اللہ بے نیاز ہے کہ وہ کسی کا محتاج نہیں اور سب اس کے محتاج ہیں، نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا اور کوئی اس کے برابر کا نہیں۔

عقیدہ:۲ اللہ تعالیٰ زندہ ہے، وہ ہر چیز کو جانتا ہے، ہر چیز پر اس کو قدرت ہے، وہ سب کچھ دیکھتا ہے، سنتا ہے، کلام فرماتا ہے، وہ جو چاہے کرتا ہے، اور ہر چیز کو وہی وجود دینے والا ہے۔

عقیدہ:۳ اللہ تعالیٰ ہی نے آسمان، چاند، سورج، ستارے، زمین، دریا، پہاڑ، درخت، جانور، جنّات، انسان اور فرشتے غرض تمام چیزوں کو پیدا کیا، پہلے کچھ نہ تھا اسی کے پیدا کرنے سے تمام دنیا موجود ہوئی، وہی سب کا پالنے والا اور سب کا مالک ہے، وہی سب کو سنبھالے ہوئے ہے۔

DAWAT-UL-HAQ

#43 Mulla Street, Pernambut - 635 810. (Vellore Dist.)
Email: mudeer@dawatulhaq.in Phone: 04171-231292
www.dawatulhaq.in

FOR PRIVATE CIRCULATION ONLY

جواہر حکمت

محوِ یاد یار ہیں اوقات آج کل
ڈوبے ہوئے ہیں کیف میں دن رات آج کل
فیضِ یقیں سے قلب ہے محو مشاہدہ
وسواس ان دنوں ہیں نہ شبہات آج کل

(حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ)